غلام احمد قادیانی

اِنّ الفضل بید اللّٰہ یُؤتیہ من یّشاء ۔ عسٰی ان یّبعثک ربّک مقاماً محمودا

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL

QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ۶ سشش ماہی ۳ سہ ماہی ۲

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۲۵ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۲۵ء پنجشنبہ مطابق ۲۰ شوال ۱۳۴۳ھ جلد ۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نظم

مریم صدیقہ کی آمین

عزیزہ مریم صدیقہ بنت جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن کی آمین (ختم قرآن مجید) ہوئی۔ اس تقریب پر یہ نظم پڑھی گئی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ارتجالاً حوالہ قلم معارف رقم فرمائی تھی

مریم نے کیا ہے ختم قرآں — اللہ کا ہے یہ اُس پہ احساں

الفاظ تو پڑھ لئے ہیں سارے — اب باقی ہے مطلب اور عرفاں

اللہ سے یہ مری دعا ہے — ان کو بھی کرے وہ اُس پہ آساں

توفیق ملے اُسے عمل کی — کامل ہو ہر اک جہت سے ایماں

مولا کی عنایت و کرم کا — سایہ رہے اُسکے سر پہ ہر آں

حلقے میں ملائکہ کے کھیلے — ہر دم رہے دُور اُس سے شیطاں

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے نائب ناظر تعلیم و تربیت مقرر فرمایا ہے ؎

۔ ۱۱ مئی کو طلباء مدرسہ احمدیہ نے طلباء جماعت مولوی فاضل کو ان کے امتحان کے لئے جانے کی تقریب پر قابل تعریف دعوت دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور دیگر بزرگان ملت شریک ہوئے۔ طلباء کی طرف سے عبدالکریم صاحب جہلمی نے ایڈریس پڑھا۔ جس کا مولوی عبدالغنی صاحب نے مولوی فاضل کی طلباء کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی۔ امسال ۱۰ طلباء مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہونگے

جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ تشریف لے آئے ہیں۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب تین ماہ کی رخصت پر ایبٹ آباد اور کشمیر کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ راستہ کے بڑے شہروں میں ایک ایک روز قیام کرینگے۔ اگر ممکن ہوا تو بعض جگہ آپ لیکچر بھی دینگے ؎

ہو فضل خدا کی اُس پہ بارش
ہو مرہم زخمِ دلِ شکستہ
سر وقفِ خیالِ یارِ ازلی
ہو غرصۂ فکرِ رشکِ گلشن
آنکھوں میں حیا چمک رہی ہو
فکروں سے خدا اُسے بچائے
ہو دونوں جہان میں معزز
مرضی ہو خدا کی اس کی مرضی
سب عمر بسر ہو انکسار میں
آمین کہیں مری دعا پر
مولا سے دعا ہے پیاری بہنو!

پھیلا رہے خوب اُس کا داماں آمین
ہو عادتِ مہر و لطف و احساں "
دلِ نورِ وفا سے مہرِ تاباں "
میدانِ خیال صد گلستاں "
منہ حکمت و علم سے دُرافشاں "
پیدا کرے قومی کے ساماں "
ہوں چھوٹے بڑے سبھی ثناخواں "
مولا کی رضا کی ہو یہ جویاں "
ہر لحظہ رہے یہ زیرِ فرماں "
بیٹھے ہیں تمام لوگ جویاں آمین
تم کو بھی دکھائے وہ یہ خوشیاں

ایک لاکھ چندہ خاص کی تحریک

اور

مخلصین جماعت احمدیہ

فوجی احباب میں دینی جوش

صوبیدار نظام الدین صاحب توپخانہ ۱۴۲ امیو برما سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں :- حضور کی تحریک ایک لاکھ کے بارے میں حضور کے ارشادات و جماعت کے عملی جواب کے اقتباسات اخبار الفضل میں پڑھتا رہا ہوں۔ اور ان کے ساتھ ساتھ مخالفین سلسلہ کے اخبارات کی نکتہ چینی بھی پڑھی ہے۔ حضور عالی! یہ تحریک جب حضور نے فرمائی۔ دل نے یہ ارادہ کر لیا تھا۔ کہ سب سے اوّل موقع پر اسکے متعلق دوسرے احمدیوں سے ذکر کروں گا۔ لیکن فوجی ملازمت کے سلسلہ میں اسباب ایسے ہی پیش آتے رہے۔ کہ اس تحریک کے عملی جواب میں قریب قریب دو ماہ کا التوا ہو گیا۔ سب سے بڑی وجہ ڈیرہ دون سے برما تک کوچ اور اس کے بعد فی الفور ایک فوجی نمائش میں شمولیت کے لئے روانگی تھی۔ اس کام سے واپسی پر میں نے تین اور احمدیوں کو جو اسی توپخانہ میں ملازم ہیں۔ یہ تحریک حضور کے لفظوں میں پڑھکر سنائی۔

میں "الفضل" پڑھتا جاتا تھا۔ اور ان کے بشروں کو دیکھتا جاتا تھا۔ بخدا ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ سپاہیانہ سادگی کے ساتھ حضور کی تحریک پر تصدق اور قربان ہونے کو تیار تھے۔ اور کہ تعمیل حکم جیسا کہ انہوں نے بعد میں ثابت کر دکھایا ایک "فوجی حکم" سے ہزار درجہ بڑھکر خوشی اور راحت سے کرنے پر آمادہ ہیں ٭

اسکے بعد سب سے پہلی تنخواہ کل ملی۔ وہ تینوں قبض الوصول پر دستخط کرتے ہی سیدھے میرے پاس آئے۔ اور اپنی اپنی تنخواہ میرے سپرد کر دی۔ جو کہ میں نے بذریعہ بیمہ ڈاک ناظر صاحب بیت المال کو روانہ کر دی ہے۔

ہمیں حیوانوں سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنانے والے ہمارے ہادی! جن لوگوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ چندے دیتے دیتے تھک گئی ہے۔ کاش کہ وہ یہ دیکھ لیتے۔ کہ کس قدر راحت اور خوشی حضور کے سپاہی غلاموں کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہوتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اس تحریک کو پورا کرتے وقت ہم کوئی خاص قربانی کرتے معلوم نہیں ہوتے لیکن جو راحت اور لذت ہمیں آپ کے حکم کی تعمیل ہو سکنے پر محسوس ہو رہی ہے۔ اس سے مخالفین ہرگز یہ استدلال نہیں کر سکتے۔ کہ ہم تھکی ہوئی قوم ہیں۔

حضور عالی! ہماری جانیں آپکے سپرد ہیں۔ مال ہمارے پاس ہے نہیں۔ لیکن جو کچھ بھی ہے۔ وہ حضور کا ہی ہے۔ حضور اس میں سے ہمارے گذارہ کے واسطے چھوڑ کر یا نہ چھوڑ کر جیسا کہ منشاء مبارک ہو۔ باقی سارا طلب فرما سکتے ہیں۔ اللہ کریم کی رضا جوئی اور حضور کی خوشنودی کے موقعہ بار بار کہاں ملینگے جب ہمارے ایمان کا منبع آپ ہیں۔ تو دنیا کی باقی نعمتیں اس عظیم نعمت کے حصول کی خاطر ہیچ ہیں۔ اور حصول ایمان کے لئے ان کا خرچ کرنا قربانی نہیں کہلا سکتا۔ ہم ان حقیر عملوں پر نازاں نہیں۔ ہم ہرگز یہ فخر نہیں کرتے۔ کہ ہم اس قدر چندے دیتے ہیں۔ اشاعت اسلام میں اسقدر کوشاں ہیں۔ اور ایمان کے مقابلہ میں پتھروں کی بارش اس قدر استقلال اور ہمت سے اپنے اوپر برداشت کرتے ہیں لیکن اس بات پر فخر اور بجا فخر ہے کہ یہ جذبات صرف حضور کے چشمۂ فیضان سے فیضیاب ہو کر پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ لذت اور سرور اپنے اندر ہم حضور کی بدولت ہی پاتے ہیں۔ باقی جگہوں میں یہ جذبات کہاں ہیں۔ یہ حضور کی دعاؤں اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں یہ تبدیلی پیدا کر دی ہے۔

میرے ہادی! میں سپاہی ہوں اپنے جذبات کی ترجمانی کرنے سے قاصر ہوں۔ ہاں ایک ناتواں سا دل رکھتا ہوں جس میں حضور کی خوشنودی کی تڑپ پاتا ہوں۔ اور کمزور ہوں لیکن بھروسہ رکھتا ہوں کہ حضور کی دعائیں ہم کمزوروں کے حق میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو متحرک کر کے ہمیں مضبوط بنا دینگی۔ اور کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری جانوں اور مالوں کو اپنے نام کے روشن کرنے میں ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کریگا۔" عبدالمغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

۲۸۵ روپے ۱۲ ر بتفصیل ذیل داخل خزانہ بیت المال ہوئے [illegible]

قتل مرتد اور اسلام پر سلسلہ مضامین

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ عنقریب حضرت مولوی شیر علی صاحب کے قلم سے "قتل مرتد اور اسلام" پر سلسلہ مضامین شائع ہونا شروع ہوگا۔ جس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر شرح و بسط کے ساتھ بحث ہوگی۔

"زمیندار" نے اپنے مضامین کے جواب میں ہمارے مضامین بھی شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن جب ہمارے آدمی مضمون لیکر مولوی ظفر علی خان صاحب کے پاس گئے۔ تو انہوں نے اپنے وعدہ کا کچھ بھی پاس نہ کرتے ہوئے بالکل انکار کر دیا۔ اور اُجرت لیکر بھی مضامین درج کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اب انشاء اللہ یہ سلسلہ مضامین الفضل میں شائع ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۴ مئی ۱۹۲۵ء

ہندوؤں میں طلاق

اسلام نے ایسی حالت میں جبکہ خاوند اور بیوی کے نباہ کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ یہ صورت رکھی ہے کہ طرفین ایک دوسرے سے تعلقات قطع کر کے علیحدہ ہو جائیں۔ چونکہ یہ ناممکنات سے ہے کہ کسی قوم اور کسی مذہب کے کسی خاوند بیوی کے درمیان کبھی ایسی حالت نہ پیدا ہو کہ وہ ملکر گذارہ نہ کر سکیں۔ اس لئے ایک کامل اور انسانی ضروریات اور مشکلات کو حل کرنے والے مذہب کا فرض ہے۔ کہ اس بارے میں مناسب حکم صادر کرے۔ تا ان بدنتائج کا سدباب ہو سکے۔ جو دو پھٹے دلوں کو جبراً اکٹھا رکھنے سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس کے متعلق مناسب احکام دئے ہیں۔ اور اصلاح کی تمام تدابیر کے ناکام ہونے کے بعد انتہائی علاج طلاق رکھا ہے۔ جس پر مخالفین اسلام اپنی کوتہ اندیشی کے باعث معترض ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اب وہ خود مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اس قسم کا کوئی طریق جاری کریں۔ عیسائیت میں سوائے زنا کے اور کسی وجہ سے عورت کو طلاق نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے زناکاری کے واقعات خود بنائے جاتے اور ان کا ثبوت عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور اب تو مختلف وجوہات کی بناء پر طلاق دے سکنے کا قانون رائج کر دیا گیا ہے۔ عیسائیوں کے بعد ہندو صاحبان اس مسئلہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ جن کے مذہب میں خاوند بیوی کی علیحدگی کی کوئی بھی صورت نہیں خواہ ان میں کس قدر شقاق کیوں نہ پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایک دوسرے کے لئے کتنے ہی دکھ کا موجب کیوں نہ بن رہے ہوں۔ لیکن ان میں بھی تحریک پیدا ہو رہی ہے۔ کہ ان مشکلات کا کوئی حل سوچا جائے۔ چنانچہ پچھلے دنوں کانپور میں ہندوؤں کی جو "اصلاحی کانفرنس" ہوئی اس میں طلاق کی رسم کو رائج کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ اگرچہ اس اجلاس میں یہ تجویز منظور نہ ہو سکی۔ لیکن اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ اسے ابھی اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ وہ قوم جو صدیوں سے یہ سمجھتی آئی ہے۔ کہ خاوند اور بیوی اپنی زندگی میں جدا نہیں ہو سکتے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے کیسے ہی دشمن بن جائیں۔ اور جو اسے اپنا مذہبی حکم قرار دیتی ہے۔ وہ یک بیک کیونکر طلاق کی تحریک سے متفق ہو سکتی ہے۔ اس میں تو اس خیال کا پیدا ہونا اور پھر ایک جلسہ عام میں اسے پیش کیا جانا ہی غیر معمولی بات ہے۔ اور اس امر کا ثبوت ہے کہ ہندوؤں کو بھی اس طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پیش آگئی ہے۔ اور وہ مجبور ہو رہے ہیں کہ اپنی سوشل حالت کی درستی کے لئے اسے رائج کریں۔

جبکہ ہندوؤں اور آریوں کا یہ متفقہ دعویٰ ہے کہ:۔

"ہندو سبھیتا میں طلاق کے لفظ کا کوئی استھان نہیں۔"

تو اس خیال کا ہندوؤں میں پیدا ہونا اور پھر ایک خاص مجلس میں اسے بطور تجویز پیش کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اخبار پرکاش (۳ مئی) اسے "اسلامی سوسائٹی کا اثر" قرار دیتا ہے۔ لیکن چند ہی سطور کے بعد لکھتا ہے:۔

"گرنے کو تو ریزولیوشن گر گیا۔ لیکن سوال ہوتا ہے کہ ہندو تہذیب میں پلے لوگوں میں رسم طلاق کا خیال ہی کیوں پیدا ہوا۔ محض ہندوؤں کی بے انصافی کی وجہ سے۔"

ہمارے نزدیک اس بارے میں ہندوؤں پر بے انصافی کا الزام لگانا سخت بے انصافی ہے۔ کیونکہ بے انصافی کا خیال بھی نہ پیدا ہوتے ہوئے ایسے حالات طبائع کے اختلاف اور حادثات کے اثرات سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ خاوند اور عورت کا نباہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر "پرکاش" اور اس کے تمام ہم خیال ہندو اس امر کی ذمہ داری لے لیں کہ کبھی کسی پتی اور پتنی کے درمیان ایسا اختلاف نہ پیدا ہونے دینگے۔ جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے لئے آرام کا باعث بننے کی بجائے مصیبت اور دکھ کا موجب ہونگے تو ان کا حق ہے۔ کہ طلاق کے خیال کو پیدا ہونے سے روک دیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکیں اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر خواہ وہ کچھ کہتے رہیں۔ یہ خیال ضرور پیدا ہوگا اور ایک نہ ایک دن عمل میں آکر رہے گا۔

"پرکاش" اور دوسرے ہندو جو اس وقت مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ خود بھی سمجھتے ہیں کہ یہ خیال اب رکنے کا نہیں۔ اور زیادہ خطرہ انہیں اس لئے ہے۔ کہ ویدک دھرم اس قسم کی اصلاحوں کا پہلے ہی ہدف بنا ہوا ہے۔ چنانچہ پرکاش لکھتا ہے:۔

"ویدک دھرم میں بدھوا بواہ کا ودھان نہیں ہے لیکن آج بدھوا بواہ کو سماجک اصلاح میں خاص جگہ حاصل ہے ...... دھرم کی آگیا تو یہ ہے کہ نہ مرد استری کے مرنے پر دوسرا بواہ کرے۔ اور نہ استری پتی کے مرنے پر پھر بیاہی جائے۔ لیکن مردوں کے اس مریادا کا الّنگھن کرنے پر بھی عرصہ طویل تک عورتوں نے اپنا دھرم قائم رکھا۔ لیکن حالات کا اثر آخر غالب آتا ہے۔ جس سے استریاں مستثنٰی نہیں ہو سکتیں۔"

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ویدک دھرم میں بیوہ کی شادی کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ لیکن اب ہندوؤں کی قومی اصلاح کے لئے اسے نہایت ضروری سمجھا جا رہا۔ اور بڑے زور و شور کے ساتھ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ بڑی بڑی سوسائٹیاں اور آشرم بنے ہوئے ہیں۔ جن کی طرف سے برہمن عورتوں سے لیکر شودروں تک کی دوسری شادی کے اشتہار شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور جن کی شادیاں ہو جاتی ہیں۔ ان کا اعلان اپنی کارگذاری دکھانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آریوں کے ایک مشہور اخبار "ملاپ" کے تازہ پرچہ (۹ مئی) میں "ساڑھے سات سو ودھواؤں کا پنر وواہ" کے عنوان سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"ودھوا وواہ سہایک سبھا لاہور اور اس کی برانچوں اور اسی لائن پر ملکر کام کرنے والی سبھاؤں اور فرداً فرداً کارکنان کی طرف سے ماہ اپریل ۱۹۲۵ء میں ۲۰۶ شادی بیوگان کی رپورٹ سبھا ہذا میں موصول ہوئی ہے۔ جن کو شامل کر کے سال رواں میں یعنی یکم جنوری سے اخیر اپریل ۱۹۲۵ء تک کل ۷۵۳ پنر بیاہوں کی رپورٹیں آ چکی ہیں۔ ذاتوں کے لحاظ سے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

برہمن ۱۳۹۔ کھتری ۱۸۱۔ اروڑا ۱۵۱۔ اگروال ۲۵ کائستھ ۳۱۔ راجپوت ۵۹۔ سکھ ۴۵۔ متفرق ۱۲۲۔"

یہ ہندوؤں اور آریوں کی طرف سے ویدک دھرم کے اس حکم کی پابندی کا حال ہے۔ جس کے متعلق موجودہ زمانہ کے "مہرشی" اور ویدوں کے "ثانی مفسر" سوامی دیانند جی کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

"برہمن کھشتری اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ نہ ہونا چاہیئے۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۱)

اور اس کے متعلق ان کا قطعی فیصلہ یہ ہے کہ:۔

"دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے۔ دوسری بار نہیں۔" (ستیارتھ صفحہ ۱۲۴)

پس جبکہ پیش آمدہ حالات اور روزمرہ کے واقعات نے ہندوؤں اور آریوں کو اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ ویدک دہرم اور سوامی دیانندجی کے اس صریح اور صاف فیصلہ کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے علی الاعلان اس کی خلاف ورزی کریں۔ اور دھڑا دھڑ بیوہ عورتوں کی شادیاں کرتے جائیں۔ تو یقیناً وہ دن بھی دُور نہیں۔ جب انہیں اپنی قومی اور تمدنی اصلاح کے لئے طلاق کے قانون کو بھی رائج کرنا پڑیگا۔ اور جس طرح بیوہ عورتوں کی شادی کو رواج دیکر انہوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ ویدک دہرم کے حکم اور سوامی دیانندجی کی تاکید کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس بارے میں اسلام نے جو حکم دیا ہے۔ اسکی پابندی کر رہے ہیں۔ اسی طرح طلاق کے اجراء پر ایک بار اور وہ اس امر کا ثبوت دینگے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ جس کے بیان کردہ قوانین کی پابندی کرنے کے لئے اشد ترین مخالف بھی مجبور ہو رہے ہیں۔

سوراج اور خلافت کی تحریکوں کا انجام

اسوقت جبکہ سوراج اور خلافت کی تحریکیں زوروں پر تھیں۔ اس کے محرکین اور ان کے پیرو اتنا بھی سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ کہ وہ زیادہ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ان کے متعلق غور کریں۔ اور انہیں زیادہ پختہ بنیاد پر قائم رکھیں۔ لیکن انجام کار وہی ہوا۔ جو ہونا چاہیئے تھا۔ اور جسے ہم شروع سے بیان کر رہے تھے۔ آج نہ وہ ہندو مسلم اتحاد رہا جسکی خاطر مسلمان لیڈروں اور علماء نے خلاف شریعت افعال کرنے سے بھی دریغ نہ کیا تھا۔ نہ سوراج کا کوئی پتہ و نشان ملتا ہے۔ جس کے لئے جیلخانوں کو "سوراج مندر" بنایا گیا اور نہ خلافت کا کچھ باقی نظر آتا ہے۔ جس کے لئے لاکھوں روپیہ جمع کیا گیا۔ ہجرت اختیار کی گئی۔ ترک موالات کے فتوے شائع کئے گئے۔ اور انتہا یہ ہے کہ اس کا اعتراف ان تحریکوں کے بڑے بڑے قائد کر رہے ہیں۔ چنانچہ جناب محمد علی صاحب اپنے اخبار ہمدرد (۲۱ اپریل) میں نہایت یاس اور حسرت کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہندوستان میں آج تک کوئی تحریک اتنے جوش سے اور اتنے وسیع پیمانے پر شروع نہیں ہوئی۔ جیتنی کہ سوراج اور ہندو مسلم اتحاد کی تحریک شروع ہوئی تھی۔ اور مسلمانان ہند نے کبھی اسقدر خلوص پختگی ایمان اور فیاضی کا ثبوت نہیں دیا۔ جتنا کہ خلافت کی امداد کے لئے لیکن آج دونوں تحریکیں افسردگی اور پژمردگی کا شکار ہو رہی ہوئی ہیں۔ اور ہزاروں وہ اشخاص جو کل تک۔ کارکنان تحریک سوراج و تحریک خلافت کی دست بوسی اور حاشیہ نشینی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ آج یا تو ان کی عزت و آبرو کے درپے ہیں یا ان کی تضحیک و تحقیر کو اپنا پیشہ بنا رہے ہیں۔

کیا اب بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے۔ کہ ان تحریکوں کا انجام مسلمانوں کے لئے سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ نہیں ہوا اور اسلئے کہ شروع دن سے بنیاد ہی غلط رکھی گئی۔ اور جب ہم نے اس غلط کاری کی طرف توجہ دلائی۔ تو ہمیں دشمن سمجھ لیا گیا اگر مسلمان ان تحریکوں کے متعلق امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان کتب اور رسائل کا مطالعہ کریں۔ جو حضور نے ان تحریکوں کے عروج کے زمانہ میں مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے تحریر فرمائی تھیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ ایک ناصح مشفق کی نصائح کتنی صحیح اور درست تھیں اور ان پر عمل پیرا نہ ہونے کا نتیجہ یہی نکلنا چاہیئے تھا جو نکلا۔ ان تحریکوں کے متعلق حضور کے حسب ذیل رسائل مسلمانوں کو ضرور پڑھنے چاہئیں (۱) "ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض" (۲) معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ (۳) احکام اسلام اور ترک موالات ۔

ترک موالات اور مسلمان

جناب مولوی محمد علی صاحب کی رائے کے بعد ایک ہندو لیڈر کی رائے بھی ملاحظہ ہو۔ سر سریندر ناتھ فرماتے ہیں:۔

"ہندوستان کی تدریجی ترقی کی تاریخ میں عہد شکنی کی بکثرت ایسی مثالیں ہیں۔ جو تحریک ترک موالات کے لیڈروں سے سرزد ہوئیں۔ ۳۰ ستمبر تک ہم کو سوراج ملنے والا تھا۔ لیکن وہ تاریخ تبدیل کر کے ۳۱ دسمبر ۲۲ء مقرر کی گئی۔ لیکن ابھی تک وہ سوراج ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں آیا۔ تین یا چار چیزوں کے بائیکاٹ کا حکم دیا گیا تھا۔ جو واپس لے لیا گیا۔ اور آج سے ترک موالات ہی ملتوی کر دیا گیا ہے۔ سوراجی حضرات کونسلوں میں روکاوٹ اور مقابلہ کے لئے داخل ہوئے۔ اس پر ایک سال تک عمل بھی کیا گیا۔ لیکن اب مسٹر سی۔ آر۔ داس پیچھے ہٹتے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے باعزت موالات کرنے پر آمادہ ہیں"۔

(ہمدرد ۷۔ اپریل)

تحریک ترک موالات کا یہ انجام کچھ کم عبرتناک نہیں لیکن پھر بھی ہندوؤں کے لئے ترک موالات کو ترک کر دینا اتنا معیوب نہیں۔ جتنا مسلمانوں کے لئے ہے۔ جن کے علماء اسے مذہبی فرض قرار دے چکے۔ اور اسکی تائید میں قرآن کریم کی بیسیوں آیات اور احادیث پیش کر چکے ہیں۔

چودھویں صدی کے مولوی

"جمعیۃ العلماء ہند" کے اخبار "الجمعیۃ" میں "نوجوان" اور "خوبصورت" لڑکیوں کی تصویروں کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ ممکن ہے کسی کو اس امر کے تسلیم کرنے میں شک ہو کہ یہ اخبار ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ کی طرف سے شائع بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اس قسم کے شک و شبہ کو دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔ تا "جمعیۃ العلماء" کے متعلق صحیح اندازہ لگانے میں آسانی ہو۔

اس بارے میں ثبوت تو کئی ایک دیئے جا سکتے ہیں لیکن بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اخبار مذکور کا اپنا ہی بیان پیش کر دیا جائے۔ تا انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

اخبار مذکور جن شاندار الفاظ کو بخط جلی اپنی پیشانی پر لکھ کر صفحہ عالم پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

"جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان۔ صداقت۔ حقانیت۔ حُریت کا آزاد داعی۔ ملت بیضا کا سچا خادم"

اس دعویٰ سے جو غالباً صغو اخبار کی چوڑائی ختم ہونے کے باعث قل و دل کا مصداق سمجھ لیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ علماء ہند کے اس "واحد ترجمان" اور ملت بیضا کے اس "سچے خادم" نے نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کی تصویریں مُہیا کرنے کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ وہ جمعیۃ علماء کی واحد ترجمانی کرتے ہوئے ملت بیضا کی سچی خدمت کی ہے۔ اور اس بے نظیر خدمت میں سب علماء بحصہ مساوی شریک ہیں۔

لیکن تعجب ہے۔ علماء کی اتنی بڑی جمعیۃ نے تا حال ہمارے اس چھوٹے سے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا کہ "کن دلائل شرعیہ کی رُو سے نوجوان خوبصورت لڑکیوں کے فوٹو کھچوانے جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ اور نوجوان لڑکیوں کے فوٹو منگوا کر دیکھنا شریعت اسلامیہ کے خلاف تو نہیں ہے۔"

اگر اس سوال کا جواب فی الحال نہیں دیا جا سکتا تو کم از کم اتنا تو بتا دیا جائے کہ کیا اس شرمناک مشغلہ کے جواز کے دلائل ہی تا حال مہیا نہیں ہوئے یا کچھ نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کے فوٹو حاصل ہو گئے ہیں جنکی وجہ سے کسی اور طرف توجہ فرمانے کی فرصت نہیں۔

اس ذکر میں اخبار "وراث" (۵ مئی) گوجرانوالہ نے "تیرہ منہ اور سور کی کھال" کے عنوان سے چند سطور حوالہ قلم کی ہیں جو امید ہے۔ غور اور دلچسپی سے پڑھی جائینگی۔ جمعیۃ العلماء کا اعلان درج کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"ایک دفعہ مرزا غلام احمد قادیان والے نے اپنی تصویر ولایت بھیجنے کے لئے چھپوائی۔ تو ان عالموں نے اسے کفر اور ارتداد کا ملزم قرار دیا۔ مگر اب اپنی نوجوان لڑکیوں کی تصاویر منگوانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔"

اور آخیر میں یہ مشورہ دیا ہے:۔ "اگر انکے ایسے ہی آزاد خیال ہیں تو بہتر ہے

جماعت احمدیہ کے عقائد

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

(گذشتہ سے پیوستہ)

جزا و سزا ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہر انسان جو مرجاتا ہے اس کے اعمال کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں جس کو قبر کا زمانہ کہتے ہیں۔ مگر جس سے مراد مٹی کی قبر نہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ خاص مقام ہے۔ جس میں مردوں کی ارواح رکھی جاتی ہیں۔ اور اسوقت بھی جزاء و سزا ملے گی۔ جب یہ قبر کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ اور حشر کبیر کا زمانہ شروع ہو جائے گا؛

رحمت الٰہی ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سب صفات کے ساتھ اپنا اثر ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کی رحمت عظیم کے ماتحت آخر ایک دن ایسا آئیگا کہ تمام کے تمام بنی نوع انسان خواہ وہ کیسی ہی بدی اور بدکاری اور کیسے ہی فسق اور کفر میں شرک یا دہریت میں مبتلا ہوں۔ ان کو اس کی رحمت اپنے اندر سمیٹ لے گی۔ اور بالآخر وہ بات جو انسان کی پیدائش کے وقت خدا نے ان سے کہی۔ پوری ہو جائے گی۔ یعنی ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ تمام کے تمام اس کے عبد بندے اور اس کے عبادت گذار ہو جائیں گے۔ ہر شخص اپنے درجہ کے مطابق بدلہ پائے گا۔ نہ کسی کی کوئی نیکی ضائع ہو گی۔ اور نہ کسی کی بدی ضائع ہو گی۔ نادان ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ آخر میں جب دوزخ کے سلسلہ کو مٹا دیا جائے گا۔ تو پھر سزا کاہے کی ہوئی۔ دنیا میں روزانہ لوگوں کو سزا ملتی ہے۔ پھر وہ چھوٹ جاتے ہیں۔ مگر وہ سزا ہی کہلاتی ہے۔ دوزخ کی سزا تو اپنے زمانے کی وسعت میں اتنی ہے۔ کہ اس کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ اس کو قرآن کریم میں ابد کے لفظ سے ذکر کرتا ہے۔ یعنی ہمیشہ۔ گویا اس کو یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ نہ ختم ہونے والی ہو گی۔ تو کون شخص ایسا ہے۔ جو اتنی لمبی سزا برداشت کر سکے۔ پھر اس سے زیادہ کیا سزا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک خدا تعالےٰ کا نافرمان اس وقت جبکہ اس کے بھائی قرب الٰہی کے میدان میں دوڑ رہے ہونگے۔ اور آناً فاناً روحانیت میں ترقی کر رہے ہونگے۔ وہ اپنی گناہ آلودہ روح دوزخ کی آگ میں جلا کر صاف کر رہا ہو گا کسی گھوڑ دوڑ کے سوار سے پوچھو۔ کہ اس کو دوڑتے وقت روک لیا جائے۔ اور بعد میں چھوڑا جائے۔ تو اس کو کتنا صدمہ پہنچتا ہے؛

رویت الٰہی ہمارا یہ یقین اور وثوق ہے۔ کہ انسانی روح ترقی کرتے کرتے ایسے درجے کو حاصل کرے گی۔ جب کہ اس کی طاقتیں موجودہ طاقتوں کی نسبت اتنی زیادہ ہونگی۔ کہ اسے ایک نیا وجود کہا جا سکتا ہے لیکن چونکہ وہ اسی روح کی نشوونما ہو گی۔ اس لئے اس کا نام یہی ہو گا۔ جو اس کو اب اس دنیا میں حاصل ہے۔ اس وقت روح اس قابل ہو جائیگی۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ایسے جلوے کو دیکھے اور ایسی رویت اس کو حاصل ہو۔ کہ باوجود اس کے کہ وہ حقیقی رویت نہ ہو گی۔ مگر پھر بھی اس دنیا کے مقابلہ میں رویت اور یہ دنیا اس کے مقابلہ میں حجاب کہلانے کی مستحق ہو گی؛

نبوت اور کلام کا سلسلہ جاری ہے ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے صرف یہودیوں میں نبوت کا سلسلہ مخصوص کیا ہوا ہے۔ اور باوجود قرآن شریف کی متعدد آیات کی موجودگی کے وہ باقی تمام قوموں کو خدا اور اس کے نبیوں سے محروم رکھتے ہیں۔ پھر ہمیں ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ ان کا خیال ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلعم کے بعد ہر قسم کے کلام کو روک دیا ہے۔ حالانکہ کلام شریعت کے سوا کسی قسم کا کلام رکنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کلام شریعت کے کامل ہو جانے سے کلام ہدایت اور کلام تفسیر کی ضرورت معدوم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کلام شریعت آ سکتا ہے۔ تو پھر کسی پچھلے کلام شریعت کے مخفی ہو جانے میں چنداں حرج نہیں۔ لیکن اگر کلام شریعت آنا بند ہو جائے۔ تو اس کی تفسیر کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ ہدایت کی کوئی راہ نہیں رہتی۔ اگر کہا جائے۔ کہ انسان تفسیر کرتے ہیں۔ تو ان کی تفسیروں میں اتنا اختلاف ہوتا ہے۔ کہ ایک ایک تفسیر میں بیس بیس متضاد خیالات بیان کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ کلام الٰہی تو یقین اور وثوق کے لئے آتا ہے۔ امور مذہبی میں بھی اگر شک اور شبہ ہی باقی رہا۔ تو نجات کہاں سے حاصل ہو گی؛

امت محمدیہ سے مامور پھر ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس وقت اصلاح کے لئے موسوی سلسلہ کے مسیح کو آسمان سے نازل کیا جائے گا۔ اور ہم کہتے ہیں۔ کہ باہر سے کسی آدمی کے منگوانے میں رسول کریم صلعم کی ہتک ہوتی ہے۔ جب کہ آپ ہی کے شاگرد اور آپ ہی سے فیض یافتہ انسان امت کی اصلاح کا کام کر سکتے ہیں۔ تو باہر سے کسی آدمی کے لانے کی کیا ضرورت ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ کسی ایسے آدمی کے آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ دین اور مذہب کامل ہو چکا ہے۔ اب کسی قسم کے مامور کی ضرورت نہیں؛

557

ضرورت مصلح پھر ہمیں ان لوگوں سے یہ بھی اختلاف ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ مامور کے آنے کی غرض محض شریعت کا لانا نہیں ہوتا۔ بلکہ جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ کلام الٰہی کی صحیح تفسیر اور یقین اور وثوق کا پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور اپنے نمونہ سے لوگوں کی اصلاح کرنا اس کا کام ہوتا ہے۔ شریعت کے حاصل ہو جانے سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو جاتی۔ صرف اس صورت میں رسول کریم صلعم کے بعد ہر قسم کے مامور کی ضرورت باطل ہو سکتی ہے۔ جب کہ امت محمدیہ میں کسی قسم کا فساد پیدا ہی نہ ہوتا۔ لیکن ذرا بھی کوئی شخص آنکھ کھول کر دیکھے۔ تو چاروں طرف اس کو فساد ہی فساد نظر آئے گا۔ پھر کیسے تعجب بلکہ حماقت کی بات ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے بعد بیماری تو ہو گی مگر آپ کے بعد کوئی طبیب نہیں ہو گا۔ اگر بیماری ہو گی۔ تو طبیب بھی ضرور ہو گا۔ اور اگر طبیب نہیں آنا۔ تو بیماری بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر مسلمانوں کی مذہبی اخلاقی اور روحانی کمزوری تو اب اندھوں کو بھی نظر آ رہی ہے؛

معارف قرآن کریم پھر ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ قرآن شریف اپنے معارف اور مطالب ہمیشہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ مگر ہمارے مخالف یہ کہتے ہیں۔ کہ سب معارف پچھلے لوگوں پر ختم ہو گئے۔ اب یہ کلام نعوذ باللہ ایسی ہڈی کی طرح ہے۔ جس سے سارا گوشت نوچ لیا گیا ہو۔ تعجب ہے۔ دنیا کے پردے پر تو نئے علوم نکلیں۔ مگر خدا کے کلام سے کوئی نیا نکتہ نہ نکلے۔

خدا تعالےٰ دعائیں سنتا ہے پھر ہمارا یہ اختلاف ہے۔ کہ ہم لوگ اس بات پر یقین اور وثوق رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کی دعائیں سنتا ہے۔ مگر یہ لوگ ان باتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں؛

نشانات پھر ہم لوگ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان شرائط کے ساتھ اپنی قدرت کے نشانات اب بھی ظاہر کرتا ہے۔ جو قرآن شریف میں اس نے بتائی ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین کے دو گروہ ہیں۔ ایک تو وہ ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ اس تعلیم کے زمانہ میں ایسی باتیں مت کرو۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو کہتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی قدرت نمائی تبھی ہو سکتی ہے جب کہ وہ اپنے مقرر کردہ قوانین کو بھی توڑ دے۔ اور اپنی سنت کے خلاف کرے۔ اس وجہ سے وہ ایسی باتیں دنیا میں دیکھنی چاہتے ہیں۔ جن کی نسبت خود خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ایسا نہیں کرتا۔ وہ لوگ عالم کہلاتے ہوئے امور قصہ کو مانتے ہیں؛

لگ جاتے ہیں۔ کہ کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ حالانکہ وہ نہیں سمجھتے۔ کہ جھوٹ بولنا تو کمزوری کی علامت ہے۔ یہ ان کے نزدیک قدرت کی عجیب دلیل ہے۔ کہ چونکہ وہ کمزور ہے۔ اس لئے وہ قادر نہیں ؛

اسلام کی ترقی اسی طرح ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اسلام کو بھلا دیا ہے۔ اور اس لئے ان کو ترقی کرنے کے لئے ایسی کوشش کی ضرورت ہے۔ جس میں شریعت اور اس کی ہدایت کی کوئی پروا نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن ہم لوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہی پہلے اسلام کو قائم کیا۔ اور اب بھی وہ ہی قائم کرے گا۔ اور ہم اس کے وعدوں کی وجہ سے مایوس نہیں ؛

بعث مابعد الموت ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ ہم بعث مابعد الموت کے متعلق یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس زندگی میں انسان نئی طاقتوں کے ساتھ مبعوث کیا جاتا ہے۔ وہ اسی روح میں سے اور اسی انسان کے بعض ذرات میں سے نشو ونما پا کر اس حالت کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن یہی ذرات اور یہی جسم وہاں نہیں جاتا۔ لیکن ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ ہم اس عقیدہ کی وجہ سے حشر اجساد کے قائل نہیں ؛

جنت کی نعمتیں ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ جنت کی نعمتیں بعینہٖ اسی رنگ میں ظاہر ہونگی۔ جس رنگ میں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہاں کا عالم ہی اور ہے۔ اس لئے جس مادے کی چیزیں یہاں ہیں۔ اس مادے کی چیزیں وہاں نہیں ہونگی مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے ہم جنت کے منکر ہو گئے ؛

دوزخ ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ دوزخ ایک آگ ہے۔ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ وہ اس دنیا کی آگ کی قسم سے نہیں۔ بلکہ وہ اس آگ سے کئی باتوں میں ممتاز ہے۔ وہ اپنی سختی میں اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ انسان کے قلب کو صاف کر سکتی ہے۔ مگر یہ آگ قلب کو صاف نہیں کرتی۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ ہم اس عقیدہ کی وجہ سے دوزخ کے منکر ہو گئے ہیں ؛

ابدی عذاب ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ آخر اپنی سزاؤں کو بھگت کر خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو پانے کی قابلیت حاصل کر کے انسان دوزخ میں سے نکالے جا کر جنت میں داخل کئے جاویں گے۔ اور سب کے سب آخر خدا تعالےٰ کی نعمت کے وارث ہو جائیں گے۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہم ابدی عذاب کے منکر ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ خدا کی رحمت کو چھوڑ کر ہم ان کے ابدی عذاب کو کیا کریں ؛

قرآن کریم کی تفسیر یہ تو اصولی باتیں ہیں۔ جن میں ہمیں دوسرے لوگوں سے اختلاف ہے۔ قرآن کریم کی آیات کی تفسیر میں انہیں اصول کے ماتحت پھر ایک وسیع خلیج ہمارے اور ان کے درمیان واقع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی تنگ حوصلگی کے ماتحت قرآن کریم کے معنے کرتے ہیں۔ لیکن ہم قرآن کریم کو الہام کی روشنی میں دیکھتے ہیں ؛

افغانستان کی اندرونی حالت

ایک روسی پناہ گزین کو جسے حال ہی میں افغانستان کے اندر چند ماہ رہنے کا موقعہ ملا۔ اخبار انڈین ڈیلی میل کے ایک نمائندے سے اس ملک کی اندرونی حالت کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں :-

افغانستان میں پہنچ کر جس بات کا مجھ پر خاص اثر ہوا۔ وہ یہ تھی۔ کہ امیر صاحب مختلف صورتوں میں اپنے ملک کی ترقی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ اپنے وقت اور روپیہ کا ایک بڑا حصہ اس مقصد کی تکمیل پر صرف کر رہے ہیں کہ پرانی اور خراب سڑکوں کی بجائے جو اس وقت دار الحکومت میں نظر آتی ہیں۔ عمدہ سڑکیں تیار کی جائیں۔ لیکن امیر صاحب کو ملکی اصلاح وبہبود کے معاملہ میں کوئی زیادہ کامیابی نہیں ہوئی ؛

امیر صاحب یہ چاہتے ہیں۔ کہ لوگوں کے عادات واطوار میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہو جائے۔ لیکن رعایا کے افراد اس تبدیلی کے سخت مخالف ہیں۔ مثلاً حکومت نے لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ قایم کیا تھا۔ لیکن لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے بند کرنا پڑا۔ لڑکیاں سیاہ رنگ کے برقعہ میں مدرسہ جایا کرتی تھیں۔ جو ہسپانیہ کی وضع سے ملتا جلتا تھا۔ لوگوں نے اس برقعہ پر اعتراض کیا۔ کیونکہ اس کی لمبائی صرف گھٹنوں تک تھی۔ اور اس کے علاوہ چہرہ کے نیچے کا حصہ کھلا رہتا تھا۔ لوگ پرانے سفید برقعہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو لڑکی کو ایڑی سے چوٹی تک مستور رکھتا ہے۔ پردہ کے معاملہ میں قدیم وضع کے آدمی تبدیلی نہیں چاہتے۔ ایسے امور میں وہ بالکل خود مختار ہیں۔ کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے امیر صاحب کو بہت جلد معلوم ہو گیا۔ کہ افغانستان کے باشندے ان اصلاحات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اور اس لئے امیر ان وسائل کے بہم پہنچانے میں جو مہذب ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اب زیادہ سرگرم نظر نہیں آتے۔

احمدیوں کی سنگساری

رعایا کی قدامت پسندی کی دوسری مثال احمدیوں کی سنگساری ہے۔ امیر صاحب اس کے مخالف تھے۔ لیکن وہ اس معاملہ میں بالکل مجبور تھے۔ کابل میں قدامت پسندی زیادہ نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ باشندے زیادہ بہادر اور طاقتور ہیں۔ لیکن ان کی معاشرتی زندگی کا معیار بہت ادنےٰ ہے۔ زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو مٹی کے مکانات میں رہتے ہیں۔ صفائی کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ وہ اپنے کاروبار کے لئے گھوڑوں گدھوں اور اونٹوں سے کام لیتے ہیں۔ موٹر کاریں ممالک غیر کے عہدے داروں اور چند متمول افغانوں کے پاس پائی جاتی ہیں۔ امیر صاحب موجودہ شہر سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جدید دار الحکومت بنا رہے ہیں۔ جہاں سرکاری دفاتر ہونگے عمارتیں ویسی ہی چھوٹی ہیں جیسی کہ شہر کابل کی۔ لیکن شہر کے باشندے جدید دار الحکومت کو پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ سرکاری دفاتر ان سے دور ہو جائیں گے ؛

کابل میں مدرسوں کی کمی ہے۔ اور جدید اصول پر تعلیم دینے کا وہاں کوئی سامان نہیں۔ آبادی کے اعلےٰ طبقہ اپنے بچوں کو ان مدارس میں بھیجتے ہیں۔ جن میں غیر ملکی استاد تعلیم دیتے ہیں۔ ان مدارس میں جرمن اور فرانسیسی زبان پڑھائی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ ورنیکلر مدارس بھی ہیں۔ لیکن سامان اور عملہ کے لحاظ سے ان کی حالت قابل اطمینان نہیں۔ میں افغانستان کے مستقبل کو درخشاں خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے باشندوں میں ترقی کا میلان نہیں پایا جاتا۔ ملک میں روپیہ کی قلت ہے۔ اور اسکی آمدنی کے وسائل کی تلاش پر کافی توجہ نہیں کی جاتی۔ چونکہ ملک کی آمدنی کے وسائل کے متعلق حالات امید افزا نہیں۔ اس لئے ممالک غیر کے سرمایہ دار افغانستان پر سرمایہ لگانے میں تامل کرتے ہیں۔ لوگوں پر ٹیکس کا بار بہت زیادہ ہے۔ ان میں عام طور پر خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ جس قدر زیادہ آمدنی کے حصول کے لئے کوشش کریں گے۔ اسی قدر ان پر مزید ٹیکس کا بار پڑ جائے گا۔ یہی خیال ملک کی آمدنی کے متعلق اولو العزمانہ جدوجہد کی سد راہ ہے۔

سب سے زیادہ تعجب مجھے اس بات سے ہوا۔ کہ کابل میں سوائے ایک ہفتہ واری سرکاری اخبار کے جو فارسی میں چھپتا ہے۔ اور ہر گھر میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور کوئی اخبار نہیں۔ مجھے اس بات سے حیرت ہوئی۔ کہ کیوں افغانستان کی فوج کو خوفناک خیال کیا جاتا ہے۔ خوست میں بغاوت ہوئی۔ تو امیر کی فوج تقریباً ۵ ماہ تک اسے فرو نہ کر سکی۔ فوج

اشتہار

باجلاس میاں عبدالمجید خاں صاحب عدالتی بہادر تحصیل سلطان پور

رادہامل ولد نرائن داس ذات ہنود سکنہ اللہ دتا تحصیل سلطان پور۔ مدعی

بنام

ماگھی ولد اسماعیل ذات گھمار مسلمان سکنہ اللہ دتا تحصیل سلطان پور۔ مدعاعلیہ

دعویٰ مبلغ ... بروئے تمسک

مقدمہ بالا میں مدعاعلیہ کو طلب کیا گیا۔ مگر اطلاعیابی مدعاعلیہ نہیں ہوتی درخواست مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہ لاپتہ ہو اسلئے اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعاعلیہ کے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ بر تقرر ۹ جیٹھ سمت ۸۲ اصالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے۔ ورنہ عدم حاضری میں اس کے خلاف کارروائی ضابطہ ہوگی۔ آج بتاریخ ۲۳ بیساکھ سمت ۸۲ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

الہ آباد ۷ رمئی - الہ آباد کے جنتوں کی سب سے بڑی جماعت نے گردوارہ بل کے خلاف آواز بلند کی ہے - کہ اس کے پاس ہونے سے گردواروں کا بندوبست غیر ہندو اکالیوں کے تصرف میں چلا جائے گا

کالی کٹ ۸ رمئی - ایک تار مظہر ہے - کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار نے فساد کو روکنے کی غرض سے ممتاز موپلوں کا ایک جلسہ منعقد کیا - اور ان کو گذشتہ فسادات میں مرنیوالے موپلوں کی یادگار بنانے سے

بمبئی ۵ رمئی - جرنلسٹ ایسوسی ایشن آف انڈیا (انجمن اخبار نویسان ہند) کی مجلس عاملہ نے ان واقعات پر غور کرنے کے بعد جن کی وجہ سے مسٹر کے ایم پانیکار ایڈیٹر ہندوستان ٹائمس کو استعفاء دینا پڑا - ایک تجویز کی - جس میں پنڈت مدن موہن مالویہ پروپرائٹر اخبار مذکور کے طرز عمل کی مخالفت کی گئی ہے

کلکتہ ۵ رمئی - آج حادثہ کوماگاٹا مارو کی یاد ہائی کورٹ میں تازہ ہوگئی - جب کہ بابا گوردت سنگھ کی طرف سے وزیر ہند پر ڈہائی لاکھ روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ دائر کیا گیا - مدعی کا بیان ہے - کہ جہاز سے وہ اترنے بھی نہ پایا تھا - کہ بنگال گورنمنٹ نے اس قدر قیمت کا سامان پولیس کے ذریعہ سے اپنے قبضہ میں کرلیا

شملہ ۷ رمئی - مہاراجہ گوالیار نے وائسرائے کے جراحی فنڈ میں ساٹھ ہزار روپیہ اور بیجاپور دربار نے دس ہزار روپیہ دان دیا ہے

کلکتہ ۷ رمئی - نیو مارکیٹ میں ایک مسلمان پیر کی مدفون لاش کو نکالنے کا مسئلہ بلدیہ کلکتہ کے روبرو پیش ہونے والا ہے - خوف ہے - کہ اس کی بنا پر سوراجیہ جماعت کے اندر افتراق نہ پیدا ہو جائے - بلدیہ کی مجلس خصوصی نے جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہے - سفارش کی ہے - کہ لاش اکھاڑی جائے

دہلی ۸ رمئی - اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے ذیل کا تار ہز اکسیلنسی وائسرائے کی خدمت میں بھیجا گیا ہے - تمام مسلمان آپ سے درخواست کرتے ہیں - کہ حاجیوں کو فوراً اجازت عطا کریں - جو بہت منتظر رہیں

مدراس ۸ رمئی - حکومت مدراس نے دیسی طبیہ اسکے معلمین اعلاء کی یہ تجویز منظور کرلی ہے - کہ ان مدارس کی طالبات کو وظیفہ دیئے جائیں - سال بھر میں صرف ۵ ڈگبولیا بیس روپیہ فی کس فی ماہ کے حساب سے وظیفے دیئے جائیں گے جو ایسی اور آلات سرکاری ہوں گے - تکمیل تعلیم پر وہ بلا ضرورت مجبور ہونگی - کہ سال تک سرکار کی ملازمت کریں

پنجاب یونیورسٹی نے ایف اے کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے عمر کی قید کو منسوخ کردیا ہے

لاہور ۸ رمئی - نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ہڑتال میں کوئی تغیر نہیں ہوا - ایجنٹ نے ایک کمیونک میں ظاہر کیا ہے - کہ غیر حاضروں کی تعداد ۵ ہزار کے قریب ہے - اور جدید بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد ۲۸ سو سے بڑھ گئی ہے

خواجہ غلام یٰسین صاحب کالجوں اور اسکولوں میں لازمی فوجی تعلیم کے متعلق پنجاب یونیورسٹی میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

مدراس ۸ رمئی - مقامی گورنمنٹ نے امداد باہمی کی بنیاد پر ٹین کیٹل انشورنس سوسائٹی (جانوروں کا بیمہ کرنیوالی انجمن) قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

پشاور ۸ رمئی - آج شام کو شیخ صادق حسین صاحب امرتسری کی صدارت میں پنجاب پوسٹل اور آر ایم ایس کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا

ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۶ رمئی - حکومت فرانس نے عزم مصمم کرلیا ہے - کہ اہل ریف کو ایسی سزا دی جائے - جو انہیں ہمیشہ کے لئے یاد رہے - اس لئے اس نے فیصلہ کیا ہے - کہ مراکش میں مزید کمک روانہ کی جائے - جس میں انجنیئر، ماہرین پرواز اور صلیب احمر کے کارکن ہیں - اس وقت مراکش میں جنرل لیاٹی کے زیر کمان ساٹھ ہزار سپاہی ہیں - اہل ریف کے عساکر کا اندازہ بیس ہزار کیا جاسکتا ہے

لنڈن ۷ رمئی - ذکائی بے ترکی سفیر مقیم لنڈن نے اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے استعفیٰ دیدیا ہے

لنڈن ۹ رمئی - برلن کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ سوشل ڈیماکریٹوں نے سرکاری طور پر فان ہنڈنبرگ کے انتخاب کے جائز ہونے پر اعتراض کیا ہے - اس کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ انتخاب میں بہت سی بے قاعدگیاں عمل میں لائی گئی ہیں - اور ساتھ ہی ساتھ مطالبہ کیا ہے - کہ انتخاب کو ناجائز قرار دیا جائے

لنڈن ۵ رمئی "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم نیویارک لکھتا ہے - کہ سرکاری اعداد و شمار بتاتے ہیں - کہ سنہ ۱۹۲۴ء میں امریکہ میں موٹر کاروں کے نیچے دب کر انیس ہزار آدمی ہلاک اور چار لاکھ پچاس ہزار آدمی مجروح ہوئے -

جنوبی اور شمالی امریکہ کے مابین علاقہ پانامہ ہے - جو خاکنائے پانامہ کے نام سے مشہور ہے - اور جس میں سے اب نہر سویز کی طرح کی نہر نکالی گئی ہے - اس علاقہ پر ریاستہائے متحدہ امریکہ کا قبضہ ہے - اس علاقہ کے باشندوں نے مدت سے بغاوت کر رکھی تھی - اب ایک جنگی جہاز میں کانفرنس صلح کے جلسے ہو رہے ہیں

لنڈن ۸ رمئی - برطانیہ میں مصنوعی جنگ ہونیوالی ہے - جس میں چالیس بریگیڈ رسالے اور پیدل توپخانہ شامل ہوگا - فرانس اطالیہ بلجیم - جاپان امریکہ اور ہسپانیہ کے جرنیل شامل ہونگے

انگورہ ۶ رمئی - عدالت استقلال نے ایک ارمنی مسمی مانوکین کو موت کی سزا دی ہے - اس پر غازی عصمت پاشا اور دیگر سربرآوردہ اشخاص کے خلاف قتل کی سازش کرنے کا الزام لگایا گیا

لنڈن ۶ رمئی - آج دارالعوام میں لارڈ ونٹرٹن نے مسٹر ٹریگ کو بتایا - کہ تاحال کابل کی برطانی سفارت کے مصارف ہندوستان کی آمدنی سے ادا کئے جاتے ہیں

عدن ۲۶ راپریل - یہ مشہور ہو رہا ہے - کہ مصطفیٰ کمال پاشا نے ایک گرامی نامہ ابن سعود کے نام روانہ کیا ہے - جس کے اندر سلطان موصوف کو متنبہ کیا گیا ہے - کہ انگورہ کی مجلس عالیہ ملیہ نے یہ فیصلہ کرلیا ہے - کہ احمد سنوسی الکبیر کو خلیفۃ الاسلام بنایا جائے - اور یہ کہ سلطان ابن سعود فوراً تمام حجاز خالی کردیں - تاکہ شرافت مکہ معظمہ کے لئے ایک مناسب اور موزوں نمائندہ روانہ کردیا جائے - مزید برآں سلطان ابن سعود کو یہ بھی اطلاع دی گئی ہے - کہ مکہ مکرمہ کے روحانی منصب کے لئے ابن سعود موزوں شخصیت نہیں رکھتا - کیونکہ وہ ایک مخصوص فرقہ وہابی کے مقلد ہے - یہ کہا جاتا ہے - کہ جواباً سلطان ابن سعود نے اطلاع دیدی ہے - کہ ان کا مقصد صرف شریف حسین کو حجاز سے نکال دینے کا ہے - اور وہ (سلطان ابن سعود) انگورہ کی مجلس ملیہ کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار ہیں - یہ افواہ نہایت زور شور سے گرم ہے - کہ ۷ ہزار ترکی فوج حجاز پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھ رہی ہے - اور اگر کوئی اور اسلامی ملک حج کے لئے نہ آئے گا - تو صرف ترک فریضہ حج ادا کریں گے

طہران ۶ رمئی - وزیر اعظم نے "سردار سپاہ" کا خطاب ترک کردیا ہے - اور فوج میں بھی جس قدر خطابات تھے - ان کو بھی منسوخ کردیا ہے - مجلس ملیہ نے ایک قانون پاس کرکے ان لوگوں کے سول اور ملٹری خطابات منسوخ کردیئے ہیں جن کی سوشل پوزیشن خطابات کے حسب حال نہیں ہے

پیرس ۷ رمئی - رباط کا ایک پیام مظہر ہے - کہ مجاہدین ریف نے فرانس کی افواج ضلع بلیبان کو محصور کرلیا ہے - فرانسیسی آلات پرواز برف کے ٹکڑے اس ضلع کی ۵ چوکیوں پر گرائے - تاکہ محصور فرانسیسی فوجوں کو پانی ملے

(منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)